

125811-کیا شوال کے چھ روزے قسم کے کفارہ کے روزوں سے شامل کیے جاسکتے ہیں؟

سوال

میراللہ کی قسم کے بارہ میں سوال ہے وہ یہ کہ میں نے اللہ کی قسم اٹھانی کہ میں فلاں جگہ نہیں چاونگا، لیکن ایک ہفتہ بعد میں اس جگہ چلا گیا اور فیصلہ کیا کہ میں شوال کے چھ روزوں میں قسم کے تین روزے رکھ لوں گا، کیا یہ قسم کا کفارہ شمار ہو گا یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جزا نے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

سوال دینے سے قبل ہم سائل کو اس کے مسئلہ میں کئی امور پر متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ :

1 اصل میں مسلمان کو اپنی قسم کی خاطر کرنی چاہیے کہ وہ ہر چیز پر قسم نہ اٹھاتا پھرے، کئی ایک امور میں جو اللہ کی قسم کے مستحق نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُپنی قسموں کی خاطر کرو﴾۔ المائدہ (89)۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کشته تھے میں :

“اصل یہی ہے کہ کثرت سے قسم نہیں اٹھانی چاہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُور اُپنی قسموں کی خاطر کرو﴾۔

بعض علماء کرام نے اس کی تفسیر میں کہا ہے کہ : یعنی کثرت سے قسمیں مت اٹھاؤ، بلاشک و شبہ یہی اولی ہے، اور زبان کے لیے بھی زیادہ سلیم ہے، اور بری الذمہ ہونے میں بھی بہتر ہے۔

ویکھیں : الشرح الممتع (117/15)۔

2 آپ نے جس جگہ نہ جانے کی قسم اٹھانی تھی اگر تو وہ حرام جگہ تھی اور وہاں جانا شرعی طور پر حلال نہ تھا تو آپ کو اپنی قسم پوری کرنی چاہیے تھی اور وہاں نہیں جانا چاہیے تھا لیکن اگر وہاں جانا واجب تھا مثلا صلمہ رحمی یا قریبی رشتہ دار کو ملنا تو آپ کے لیے یہ قسم توزیٰ واجب تھی یعنی اگر وہاں جانا واجب تھا تو قسم توزیٰ واجب تھی۔

اور اگر وہاں جانا مستحب تھا تو قسم توزیٰ مسحی تھی اور اگر وہاں جانا مباح تھا تو بھی قسم توزیٰ مباح تھی، اس لیے آپ اپنے دین و دینا کی نیز و بھلائی دیکھیں، اور اپنے پروردگار کا جس میں زیادہ تقویٰ تھا اس کام کو کریں، اگر وہاں جانا بہتر اور زیادہ تقویٰ کا باعث تھا تو آپ وہاں جائیں اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کریں، وگرہ اپنے آپ کو وہاں جانے سے روکے رکھیں۔

عبد الرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اگر آپ کوئی قسم اٹھائیں اور پھر دیکھیں کہ اس کام کے علاوہ کوئی اور کام اس سے بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6343) صحیح مسلم حدیث نمبر (1652).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کسی نے بھی قسم اٹھائی اور پھر دیکھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور کام بہتر ہے تو وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے وہ کام کر لے جو اس سے بہتر ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1650).

موسوعۃ الفقہیہ میں درج ہے:

برالیمین کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں سچائی اختیار کی جائے، اور جس پر قسم اٹھائی ہے اسے کیا جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[(اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد انہیں مت توڑو، حالانکہ تم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو اس پر کفیل بنایا ہے، لیقینا اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔)]

واجب فعل پر واجب ہے یا پھر حرام ترک کرنے پر بھی واجب ہے، تو اس طرح اطاعت والی قسم کو پورا کرنا واجب ہے کہ جس پر قسم اٹھائی ہے اسے پورا کیا جائے، اور اس میں قسم توڑنی حرام ہو گی۔

لیکن اگر قسم واجب فعل ترک کرنے یا پھر حرام کام کرنے پر اٹھائی کی ہو تو یہ قسم مقصیت کی قسم ہو گی جسے توڑنا واجب ہے۔

اگر کسی نے کسی نفلی کام کرنے پر قسم اٹھائی مثلاً نفلی نماز یا نفلی صدقہ تو قسم پوری کرنا مندوب ہے، اور اس کی مخالفت کرنا اور توڑنا مکروہ ہو گا۔

اور اگر کسی نے نفل ترک کرنے پر قسم اٹھائی تو قسم مکروہ ہو گی، اور اس پر قائم رہنا مکروہ ہو گا، سنت یہی ہے کہ یہ قسم توڑ دی جائے۔

اور اگر کام مباح ہو تو قسم توڑنا مباح ہو گا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب آپ قسم اٹھائیں اور پھر دیکھیں کہ اس کے علاوہ دوسرے کام بہتر ہے تو آپ وہ کام کریں جو اس سے بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیں" انتہی

3 آپ کا یہ فیصلہ کہ قسم توڑنے کے بعد تین روزے رکھیں گے یہ جائز نہیں، اور قسم میں روزے رکھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب آپ دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا پھر انہیں لباس میا کرنے سے عاجز ہوں۔

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا پھر انہیں لباس میا کیا جائے، یا پھر ایک غلام آزاد کیا جائے، جو شخص یہ کچھ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

بِاللّٰهِ تَعَالٰی تھاری لغو قسموں میں تمہارا مواخذہ نہیں کریگا، لیکن مواخذہ اس میں کریگا جو تم نے مختصر قسمیں اٹھائیں ہیں، ان کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلایا جائے جو تم اپنے گروہوں کو کھلاتے ہو، یا انہیں بس میا کیا جائے، یا ایک غلام آزاد کیا جائے، اور جو کوئی اسے نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری قسموں کا کفارہ یہ ہے، اور اہنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اہنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم شکردا کرو۔ (النہدہ 89).

مزید آپ سوال نمبر (45676) کے جواب کا مطالعہ بھی کریں۔

دوم:

رہایہ سوال کہ قسم کے کفارہ کے روزے شوال میں رکھے جائیں اور انہیں شوال کے چھ روزوں میں شمار کیا جائے جن کے بارہ میں فضیلت آئی ہے کہ رمضان المبارک کے ساتھ اگر کوئی شوال کے بھی چھ روزے رکھتا ہے تو اس نے سارے سال کے روزے رکھے۔

اس کے بارہ میں ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر آپ مسکینوں کو کھلانا کھلانے یا انہیں بس میا کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر تین روزے رکھیں تو انہیں شوال کے چھ روزوں میں شامل نہ کریں، کیونکہ فلی اور واجب نیت میں جمع کرنا جائز نہیں۔

کیونکہ کفارہ کے روزے مخصوص ہیں جو مستقل نیت کے محتاج ہیں، جیسا کہ شوال کے چھ روزوں کا حال ہے، اس بنا پر آپ کا قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا شوال کے چھ روزوں میں شامل نہیں ہوگا۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا شوار کے چھ روزے اور یوم عاشوراء اور یوم عرفہ کا روزہ قسم کے روزوں کے لیے کافی ہو جائیگا، آدمی اسے شمار کرنے سے قاصر ہو چکا ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

”قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: ایک مومن غلام آزاد کیا جائے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا دیا جائے، یا انہیں بس میا کیا جائے، اور اگر وہ اس میں سے کچھ نہ پائے تو ہر قسم کے تین روزے رکھے۔

رہایہ کہ آپ شمار نہیں کر سکتے کہ کتنی قسمیں اٹھائیں تھیں، تو اس میں آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ انہیں شمار کرنے کی کوشش کریں اور تقریبی عدد لگا کر ان قسموں کا کفارہ ادا کریں جو توڑی گئی ہیں، ان شاء اللہ یہ کافی ہوگا۔

یوم عاشوراء اور یوم عرفہ اور شوال کے چھ روزے قسم کے روزوں کے لیے کفایت نہیں کریں گے، لیکن اگر کوئی شخص ان میں کفارہ کے روزوں کی نیت کر لے اور نظری روزے کی نیت نہ ہو تو پھر ٹھیک ہے۔

ا شیخ عبدالعزیز بن باز۔

ا شیخ عبدالرزاق عشیفی۔

ا شیخ عبداللہ بن غدیان۔

دیکھیں: فتاویٰ الجمیل الدائمة للجھوٹ العلیمیہ والافاء (38-37/23).

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

سائلہ کو یاد ہے کہ اس نے قسم اٹھانی اور وہ اس قسم کے کفارہ میں تین روزے رکھنا چاہتی ہے، تو کیا اس کے شوال کے چھ روزوں کے ساتھ رکھنا جائز ہے کہ میرے چھ روزے ہوں؟

شیخ زمہن اللہ کا جواب تھا:

"اول:

جب کوئی شخص اپنی قسم توڑے تو اس کے لیے روزے رکھنے اسی صورت میں جائز ہیں جب وہ ایک غلام آزاد کرنے یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا انہیں بابس میا کرنے سے عاجز ہو؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[(تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلانا جو تم اپنے گروہ والوں کو کھلاتے ہو، یا پھر انہیں بابس دینا، یا ایک غلام آزاد کرنا، اور جو شخص یہ نہ پاتے تو وہ تین روزے رکے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو قسموں کا کفارہ یہ ہے۔)]

اکثر عام لوگوں میں یہ پھیل چکا ہے کہ جب کوئی اپنی قسم توڑے تو وہ کھانا کھلانے یا بابس میا کرنے یا غلام آزاد کرنے کی استطاعت ہونے کے باوجود تین روزے رکے، یہ غلط ہے بلکہ روزے رکھنا تو اس صورت میں جائز ہیں جب غلام آزاد کرنے یا کھانا کھلانے یا بابس میا کرنے کی استطاعت نہ ہو، یا پھر اسے کھانا کھلانے کے لیے مسکین ہی نہ ملیں تو وہ مسلسل تین روزے رکھ سکتا ہے۔

پھر اگر وہ تین روزے رکھنے والوں میں شامل ہوتا ہے تو شوال کے چھ روزے کافی نہیں ہونگے، کیونکہ یہ ایک دوسرے سے کفایت نہیں کرتے اور ہر ایک مستقل عبادت ہیں، بلکہ ہر ایک علیحدہ ہیں، بلکہ وہ پہلے شوال کے چھ روزے رکھے، اور پھر ان چھ روزوں کے بعد قسم کے تین روزے رکھے۔

دیکھیں: فتاویٰ نور علی الرب (84-84).

اس میں یہ شرط نہیں کہ یہ تین روزے تسلسل کے ساتھ رکھے جائیں، ہم اس کی تفصیل سوال نمبر (12700) میں بیان کر چکے ہیں اس کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔